رجسٹرڈ اے

نمبر ۲۶

قال اللہ تعالیٰ وبالنجم ھم یھتدون

# النجم لکھنؤ

جلد ۲ | ۱۴ محرم سنہ ۱۳۲۴ھ | نمبر ۲۶

## قواعد اخبار

(۱) یہ اخبار مہینے میں چار بار یعنی ہجری مہینے کی تاریخ ۷، ۱۴، ۲۱، ۲۸ کو شائع ہوتا ہے۔

(۲) اس اخبار کی سالانہ قیمت ہندوستان کے لیے مع محصول ڈاک چار روپیہ اور باہر کے لیے چھ شلنگ۔

(۳) بغیر وصول قیمت اخبار جاری نہ ہوگا۔

(۴) نمونہ کا پرچہ ۲ کا ٹکٹ آنے پر بھیجا جائیگا۔

(۵) گم شدہ پرچہ تاریخ اشاعت سے دو ہفتے کے اندر طلب فرمانے پر مفت ورنہ ۲ قیمت لیکر روانہ کیا جائیگا۔

(۶) جواب طلب خطوط کے لیے جوابی کارڈ یا ٹکٹ آنا چاہیے۔

(۷) جو صاحب پانچ نئے خریدار اس اخبار کے پیدا کریں گے انکے نام اخبار مفت جاری کر دیا جائیگا۔

(۸) جو صاحب چار روپیہ عنایت فرمائینگے تو صرف مہ کی زیادتی پر رسالہ علم النفس بھی انکے نام جاری کر دیا جائیگا۔

## مقاصد اخبار

النجم کا اصلی مقصد حمایت اسلام اور نصیحت مسلمین ہے مسلمانوں کے عقائد و خیالات و عادات و خصائل و عبادات و معاملات کی اصلاح اور انکو اتباع شریعت مقدسہ محمدیہ کی طرف رغبت دلانا اور بدعت و ہواے نفس سے حتی الامکان انکو بچانا اسی مبارک مقصد کے حاصل کرنیکے لیے حسب ذیل عنوانات اختیار کیے گئے ہیں۔ (۱) اہل علم کی مراسلت جو خاص مذہبی ضروری مسائل سے متعلق ہو۔ (۲) غیر مذاہب کے حملوں سے اسلام کی حفاظت اور اسلام کی حقیت کا اثبات (۳) بزرگان سلف رحمہم اللہ کے حالات ذیل میں ان کا ترجمہ شائع ہوتا ہے جسکی وجہ سے انشاء اللہ تقریباً ساڑھے سات ہزار صحابہ کے حالات سے مسلمان واقف ہو جائینگے اور باقاعدہ تاریخ طبری کا ترجمہ بھی شائع ہوتا ہے۔ (۴) کچھ حصہ خبروں کا بھی ہمارے اخبار میں رہیگا اسکے لیے بھی خاص طور پر اہتمام کیا ہے اسلامی خبریں اکثر عربی اخبارات سے منتخب ہونگی۔

## شرح اُجرت اشتہار

اشتہار دینے والے بخوشی سن لیں کہ النجم نے بھی اشتہارات کی اشاعت اس سال سے منظور کر لی ہے چونکہ مذہبی اور علمی ہونیکے باعث سے یہ اخبار اپنے ناظرین کی نظر میں بہت معزز ہے اور فضلا اسکی اشاعت بھی زیادہ تر معزز اور اعلی طبقہ میں ہے لہذا اشتہار دینے کا موقع اچھا ہے۔ اجرت اشتہار بکفایت رکھی جاتی ہے اور اب اسمیں تخفیف نہ ہوگی

(۱) عہ سے کم اجرت کا اشتہار شائع نہ ہوگا۔

(۲) اتفاقی اشتہار فی سطر کالم ۲ر۔

(۳) ضمیمہ چار صفحہ یا چار صفحہ سے کم ہو تو ورنہ فی صدی

(۴) اخبار کے صفحات پر اگر اشتہار چھاپا جائے تو اسکی اجرت نقشہ ذیل میں دیکھو۔

| | نصف کالم | ایک کالم | دو کالم | تین کالم |
|---|---|---|---|---|
| ماہوار | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] |
| سہ ماہی | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] |
| ششماہی | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] |
| سالانہ | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] |

بسم اللہ الرحمن الرحیم
حامداً و مصلیاً

# النجم لکھنؤ

## ۱۴ محرم ۱۳۲۴ ہجری یوم شنبہ

## دعوت اسلام فنڈ

انسان کی اصل یہ بنیاد ہی گیا ہے کہ جو وہ خدا کے کسی کام کو انجام دے سکے ہاں مگر لطف خدا پیش بندگانے چند۔

جس بندے سے خدا و ند عالم اپنا کوئی کام لے لے وہ بندہ بڑا خوش نصیب ہے اسکو اپنی خوش نصیبی پر جسقدر ناز ہو کم ہے۔ ہارے ویسے اگر کسی دینی خدمت کا ارادہ پیدا ہو تو ہمیں بہت خوش ہونا چاہیے اور اس ارادہ کی بہت قدر کرنی چاہیے اور جب ہم اس ارادے میں کامیاب ہو جائیں اور وہ خدمت ہم سے ظاہر ہونے لگے تو ہمیں بے حد شکر کرنا چاہیے اور بہت خلوص اور خشوع و خضوع کے ساتھ اپنے ذوالجلال پروردگار کی حمد و ثنا میں مشغول ہونا چاہیے۔

اسوقت جس کام کا ارادہ کیا گیا ہے وہ کوئی معمولی کام نہیں وہ خالص دین اسلام کی خدمت ہے اور ہمیں قوی امید ہے کہ اگر وہ خدمت ہم سے انجام پا گئی اور ہماری نیت بھی اسمیں خالص رہی یعنی محض خدا کی خوشنودی ہمارا مقصود رہا اپنی ناموری یا شہرت کا خیال ہم نے نہ کیا تو انشاء اللہ تعالے آخرت میں ہمیں بڑے بڑے درجے ملیں گے اور ہمارے سردار حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم سے بہت خوش ہونگے۔

الحمد للہ کہ اس نیک کام کا جس وقت سے ارادہ کیا گیا ہے اسی وقت سے تائید غیبی کے آثار پے در پے ظاہر ہو رہے ہیں اور یہ غیبی عنایات ہمیں کامیابی کا مژدہ سنا رہی ہیں۔ اور ہم سے کہہ رہی ہیں کہ تم اپنی کوشش میں کمی نہ کرو اپنی ہمت مستقل رکھو دیکھو تم سے ایک بڑا کام حق سبحانہ کو لینا ہے اور تمہارے ذریعہ سے اسلام کی پاکیزہ روشنی سے بہت سے تاریک مقامات کو روشن کرنا ہے۔

یہ کچھ کم خوشی کی بات نہیں ہے کہ جس وقت اس فنڈ کے افتتاح کی خبر النجم میں درج کیگئی ہے اسی وقت اس مضمون کو پڑھ کر ان چند اصحاب نے حسب ذیل رقوم بھیجے۔

(۱) جناب مولوی حکیم سید علی صاحب جائنٹ مجسٹریٹ صوبہ پنجنی — عہ

(۲) جناب ساقی داد خان صاحب صوبہ دار میجر پنشنر ضلع فرخ آباد — عہ

(۳) جناب عبد الرحمن صاحب اونچی گاؤن ضلع فیض آباد — عمہ

(۴) جناب نصیحی محمد الغفار صاحب چشتی جو رجھپور — صہ

(۵) جناب مولوی غوث محی الدین صاحب مہتمم خزانہ حیدر آباد دکن — صہ

### میزان کل — ماللعہ

جناب مولوی حکیم سید علی صاحب نے یہ بھی تحریر فرمایا ہے کہ وقتاً فوقتاً اور روپیہ بھی بھیجوں گا۔

ان تمام حضرات کے ہمت نہایت شکر گذاری کے قابل ہے۔ سبحان اللہ بحمد اللہ اسلام میں اب بھی ایسے باہمت پر جوش اسلام کے شیدا موجود ہیں جو اپنی گاڑھی کمائی اسلام کے نام پر لٹانے کو تیار ہیں فالحمد للہ علی ذلک حمداً کثیراً۔

جن صاحب نے عہ روپیہ چندہ بھیجا ہے انھوں نے بہت معذرت لکھی ہے مگر میں کہتا ہوں کہ کوئی معذرت کی ضرورت انھیں نہیں ہے یہ خدا کا کام ہے اور خدا ہی سے معاملہ ہے جس سے جسقدر ہو سکے اس کام میں مدد کرے ایک روپیہ تو پھر بھی زیادہ ہے میں تو اس کام کیلئے اگر کوئی ایک پیسہ بھی دینا چاہے تو بہت خوشی کے ساتھ اسکے لینے کے لئے ہاتھ پھیلائے ہوئے ہوں۔

ان چندوں کی قدر و قیمت خدا ہی جانتا ہے کہ کیا ہو کس دلی جوش محبت سے یہ دئے گئے ہیں اللہ جزائے خیر دے اور جس کام کے لئے انھوں نے یہ ہمت کی ہے اسمیں کامیابی نصیب کرے۔

اب میں تمام ناظرین النجم کو اس کار خیر کی طرف متوجہ کرتا ہوں خدا کے لئے وہ اپنی پوری ہمت اور مستعدی سے اس خدمت کو انجام دیں۔ انشاء اللہ میں عنقریب رسید بہیاں چھپوا کر تمام خریداران اخبار کی خدمت میں اخبار کے اندر رکھکر بھیجونگا جسوقت یہ رسید بہی آپکی خدمت میں پہونچ جائیں اسوقت سے آپ فراہمی چندہ کی کوشش شروع کردیں اور ہر مسلمان سے بقدر حیثیت اس اسلامی خدمت کے لئے چندہ وصول کرکے اسکو رسید بہی کا ایک حصہ کاٹکر دیدیں اور اختتام ماہ پر جس قدر روپیہ جمع ہو گیا ہو اسکو بذریعہ منی آرڈر دفتر النجم میں بھیجدیں۔

انشاء اللہ اب بہت جلد کام کا افتتاح ہوا چاہتا ہے۔ جس نوعیت کے رسائل ہم شائع کرنا چاہتے ہیں انکے لئے اگرچہ کتابوں کی بڑے سرمایہ کی ضرورت ہے مگر کام نکالنے کے لئے اس وقت بھی کچھ کتابیں موجود ہیں امید کامل ہے کہ خدا نے چاہا تو پہلا رسالہ عنقریب شائع ہو جائیگا۔

بالفعل یہ رسالہ صرف اردو زبان میں چھپے گا اور قوم کے معززین اہل الرائے کی خدمت میں بغرض استشارہ بھیجا جائیگا ہندوستان کے تمام نامور علما کی خدمت میں استدعا کیجاتی ہے کہ اس رسالہ کو بنظر غور ملاحظہ فرمائیں۔ یہ بھی التجا کیجاتی ہے کہ وہ اپنے عمدہ مضامین بھی اس رسالے کے لئے بھیجیں عمدہ مضامین بشرط پسند اجرت بھی لے جائینگے۔

رسالے کا پہلا نمبر نکلنے کے بعد بجے امید ہے کہ تمام اہل اسلام کو اس اہم خدمت کیطرف پوری توجہ ہو جائیگی اور پھر مالی سرمایہ کا بھی جمع ہو جائے گا۔

اللہ تعالے تمام مسلمانوں کو توفیق خیر دے آمین۔

لوگوں کی مخالفت جسکا ذکر میں پچھلے ہفتہ میں کر چکا ہوں ہر گز کسیطرح قابل لحاظ نہیں ہے۔ کام کرنے والے کبھی کسی کی مخالفت کی پروا نہیں کرسکتے یاد رکھئے جس قدر لوگ مخالفت کر رہے ہیں انشاء اللہ تعالے ہمارے رسالہ کا پہلا نمبر نکلنے کے بعد یا تو وہ شرمندہ ہو کر اپنی مخالفت سے باز آئیں گے یا آتش حسد سے انکے سینہ خود بخود جلکر خاک سیاہ ہو جائیں گے جس قدر مخالفت اب تک ہوئی ہے وہ کچھ بھی نہیں ہے ہمیں اس سے زیادہ مخالفت کے مقابلہ کیلئے تیار رہنا چاہیے۔

اس وقت بحمد اللہ ہم خاص اس خدمت کے انجام دینے کے لئے کھڑے ہوئے ہیں جو حضرات انبیاء علیہ السلام کی بعثت کا اصل مقصود ہے پس اگر وراثۃً کچھ حصہ ان مخالفتوں کا جو انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ ہوئی ہیں ہمیں بھی ملجائے تو بہت خوشی کی بات ہے۔ ابھی تک صرف اتنا ہی ہوا ہے کہ ایک اخبار کے ایڈیٹر صاحب نے ہمیں مذہبی دیوانہ کا لقب عنایت فرمایا ہے یہ لقب ہمکو بہت محبوب ہے کاش ہم ایسے ہی ہو جائیں۔

اس لقب کے قبول کرنیکو ہم بہت خوشی سے حاضر ہیں اور اور اسکے جواب میں ہم خود مولانا علیہ الرحمہ کا یہ شعر پڑھتے ہیں۔

عاشقم من برفن دیوانگی    سرم از فرہنگی فرزانگی

خلاصہ یہ ہے کہ ہمیں اپنی دھن میں رہنا چاہیے کسی کے کہنے سننے کی کچھ پروا نہیں کرنی چاہیے۔

# المراسلات

ذیل کا مضمون کرمکی جناب حاجی محمد احسن صاحب نگرامی کا ہے۔ فی الحقیقت مضمون نہایت نفیس ہو۔ فلسفیانہ بلکہ حکیمانہ ہے۔ ایسے مضامین کی اسوقت ضرورت ہے۔ ہمیں اس مضمون کو دیکھکر بہت خوشی ہوا امید ہے کہ تمام اسلامی اخبار نگار اپنے اخبار میں اس مضمون کو نقل کرکے اپنے ناظرین کو مستفید کرینگے۔

## ذبح اسمعیل اور رسم قربانی پر ایک فلسفیانہ نظر

اگر ان بدعات اور نمائشی رسوم و رواجوں سے قطع نظر کر لی جائے جو ہماری بدقسمت قوم کی بدولت محرم و شب برات کے موقعوں پر ہوتی ہیں تو یہ تسلیم کر لینا پڑیگا کہ ہم مسلمانوں میں واقعی با عظمت صرف دو تہوار ہیں (۱) عید الفطر (۲) عید الضحی۔ اور گو کہ عام مسلمانوں کے نزدیک بوجہ ختم رمضان شریف عید الفطر کی زیادہ قدر و منزلت ہے لیکن عید الضحی کا رتبہ اسوجہ سے اور بھی بڑھا ہوا ہے کہ اسلام کا ایک خاص فرض یعنی حج بھی انھیں تاریخوں میں ادا کیا جاتا ہے اور قربانی جو اس عید کا لازمی رکن ہے وہ عید اور حج دونوں میں مشترک ہے۔

کتب مقدسہ و تواریخ زمن ماضیہ اس امر پر شاہد ہیں کہ گوشت خوری و قربانی کا وجود زمانہ قدیم سے پایا جاتا ہے لیکن جیسا کہ ہم آگے چلکر دیکھینگے اس (عید اضحی کی قربانی کی بنا) حضرت ابراہیم علیہ السلام کے وقت سے ہے۔ اور اسلام میں انکی سنت سمجھی گئی ہے مگر زمانہ حال میں نئی روشنی نے ایسا اودھم مچا رکھا ہے کہ مخالفین کے بے سرو پا اور لغو اعتراضات سنکے خود ہم میں سے بعض لوگوں کا خیال ہے کہ قربانی کی رسم نا معقول اور قابل ترمیم (؟) ہے چنانچہ ایک دیندار و با حمیت مسلمان ان خیالات کو سنکر کبھی پسند نہیں کر سکتا کیونکہ اس سے اسلامی شعار اور فرض پر حرف آتا ہے لیکن ہمارے نزدیک ان نوعمروں یا ناواقفوں کے دماغ سے جو خیالات نکلتے ہیں وہ ایک حد تک معذور ہیں کیونکہ انکی دینی واقفیت یا تو بالکل صفر اور بعض سنی سنائی مسائل اور آبائی رجحانات ہی تک محدود ہے اس واسطے واقف کار اور ماہر فلسفہ اسلام کا فرض ہے کہ معقول طور پر ان شبہات کو دور کریں اور ان رموز کو سمجھائیں جو اس رسم و فرض میں مستور ہیں تاکہ جو غلط فہمی زمانے کی ہوا سے پیدا ہوتی ہے اوسکا انسداد و استیصال ہو جائے کیونکہ اس امر سے کسیکو انکار نہیں ہو سکتا کہ بالفعل خیالات فاسدہ بھی انھیں لوگوں میں پیدا ہوتے ہیں جو اسلام کے نام پر قربان ہے اور مسلمان ہونے پر فخر کرتی ہے جو کچھ بھی نقص ہے وہ انکے افراد میں ہیں وہ ناواقفیت کے سبب سے ہیں اور اگر اچھی طرح ذہن نشین کرنیکی کوشش کیجائے تو امید ہے کہ انشاءاللہ وہ اپنی راے بدل دینگے۔

مضمون ذیل جسکی طرف ناظرین کی عنان توجہ منعطف کی جاتی ہے میں نے اسی ضرورت سے لکھا ہے اور اگرچہ بوجہ اپنی کم علمی کے میں اسکو ویسا نہیں لکھ سکا جیسا لکھنے کی ضرورت تھی تاہم یہ یقین ہے کہ اول تو اس سے اکثر شبہات حل ہو جائینگے ثانیا مولانا حضرات یا علماء کرام ایسے خیالات سنکر صرف جھنجھلا کر دفعتہ اسکا ابطال کر دیتے یا کفر و فسق کے فتوے دیکر اپنا پیچھا چھوڑا لیتے ہیں ضرورت زمانہ سے واقف ہو کر ایسی ضروری ضروری باتوں کے متعلق خامہ فرسائی فرمائینگے اور جو طریقہ اونکے حضور میں پیش کیا جاتا ہے اسی طرح آسانی اور روز مرہ کو پیش نظر رکھکر ناواقف مسلمانوں کو راہ راست پر لائینگے۔

قرآن مجید میں قربانی کا ذکر دیکھئے تو سورہ بقر میں ملتا ہے کیونکہ دوسرے پارہ (سیقول) میں حج و مناسک حج کا ذکر ہے اور چونکہ قربانی بھی لازم حج میں ہے اسواسطے اسکا ذکر بھی اسی کے ساتھ آیا ہے۔ اسکے بعد سورہ حج سترھویں پارہ (اقترب للناس) میں حج و قربانی کا یہ ذکر آیا ہے مگر یہ ذکر کہ موجودہ قربانی سنت ابراہیمی ہے اور کس بنا پر سنت قرار دیگئی اور اسکے تاریخی واقعات کیا ہیں اس سورہ میں بھی نہیں بتایا گیا۔ البتہ سورہ والصافات تیئسویں پارہ (ومالی لا اعبد الذی) میں اسکے کسیقدر واقعات اللہ تعالی نے بیان فرمائے ہیں جو ہر چند مختصر ہیں مگر قرآن معجزہ کے باعث ایسی بلاغت سے بیان ہوئے ہیں کہ تمام جزئی واقعات جنکا بیان احادیث میں آیا ہے وہ سب بیان ہو جاتے ہیں چنانچہ ارشاد ہوتا ہے۔

"ابراہیم نے دعا مانگی کہ اے میرے پروردگار مجھے نیک اولاد دے تو ہم نے اونکو ایک بردبار لڑکے کی بشارت دی پھر جب وہ لڑکا بڑا ہوا تو انکے ساتھ دوڑ دھوپ کرنے لگا تو ابراہیم کہنے لگے۔ اے میرے فرزند میں نے ایسا خواب دیکھا ہے کہ گویا میں تمہیں ذبح کر رہا ہوں۔ تم بھی تو غور کرو کہ اس بارہ میں تمہاری کیا راے ہے۔ لڑکے نے جواب دیا کہ ابا جان آپکو خدا نے جو کچھ حکم دیا ہے اسکو بجا لائیے اور خدا نے چاہا تو آپ مجھے صبر کرنے والا پائینگے۔ پھر جب وہ دونوں باپ بیٹے اس کام پر تیار ہوئے اور ابراہیم نے اپنے لڑکے کو پیشانی کے بل زمین پر گرا دیا تو ہم نے ابراہیم کو پکارا کہ اے ابراہیم تم نے اپنا خواب سچ کر دکھایا اور ہم نیکوں کو ایسا ہی بدلا دیا کرتے ہیں اور فی الواقع یہ بہت بڑا صریح امتحان تھا۔ اور ہم نے عظیم قربانی کو انکے بدلے میں دیا۔ اور پچھلے لوگوں میں اس کا ذکر جاری رکھا۔"

یہ سورہ والصافات کے ان آیات کا ترجمہ ہے جسمیں حضرت ابراہیم کا اپنے ایک لڑکے کا قربانی کرنا بیان کیا گیا ہے۔ اور بر بنار احادیث تمام مسلمانوں کا یہ عقیدہ ہے کہ وہ لڑکا جسکی قربانی کیگئی حضرت اسمعیل علیہ السلام تھے صرف بعض لوگوں نے اس تعین میں کہ اسمعیل کی قربانی ہوئی یا اسحاق کی اختلاف کیا ہے لیکن بقول صحیح حضرت اسمعیل ہی کی قربانی کیگئی تھی۔ اس قصہ کے متعلق احادیث و تفاسیر میں اسقدر ہے اور پتا ہے کہ حضرت ابراہیم نے یہ خواب متواتر تین راتوں کو دیکھا اور دو روز تک صبح اٹھکر اونٹوں کی قربانی کی لیکن جب تیسری رات میں پھر وہی خواب نظر آیا تب دسویں ذیحجہ کو حضرت اسمعیل کو ذبح کرنے کیواسطے گھر سے رسی لیے گئے جسوقت یہ باپ بیٹے منی کو جا رہے تھے شیطان نے باری باری سے ابراہیم علیہ السلام و ہاجرہ مادر اسمعیل اور خود اسمعیل علیہ السلام کو دھوکا دینا چاہا اور سمجھایا کہ یہ شیطانی حرکت ہے لڑکے کو ذبح نکرو مگر ان خدا کے پاک بندوں نے اس وسوسہ پر دھیان نہیں دہرا اور منی پہونچکر اوس مقام پر جو مذبح سیدنا اسمعیل کے نام سے مشہور ہے حضرت ابراہیم نے صاحبزادے سے اس بارہ میں مشورہ طلب کیا اور لڑکے کی رضا سے باپ نے بیٹے کو منہ کے بل زمین پر گرا کر چھری چلائی مگر چھری نے کام نہیں کیا کیونکہ تانبے کا ایک ٹکڑا گردن اسمعیل میں آڑ ہو جاتا تھا اور بعض روایات میں یوں ہے کہ گردن کٹتی اور پھر درست ہو جاتی تھی۔ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ چھری نے کام نہ کیا تو حضرت ابراہیم نے غصہ سے اسکو پھینکدیا اوسوقت چھری بولی کہ جس خدا نے مجھکو ایک بار ذبح کا حکم دیا ہے اوسی خدا نے مجھے ستر بار منع کیا ہے کہ حلق اسمعیل میں داغ نہ لگے۔ اسی اثنا میں خدا کی فرشتے وحی آئی اور ایک دنبہ بہشت سے لایا جسکو حضرت ابراہیم نے بجائے اسمعیل کے ذبح کیا۔

عظیم قربانی کے بدلے دینے کے باب میں مفسرین میں اختلاف ہے بعض اسکو دنبہ بہشتی کی طرف منسوب کرتے ہیں اور بعض پچھلوں میں ذکر جاری رہنے کا ملحوظ رکھکر رسم قربانی مراد لیتے ہیں اور ہمارے نزدیک اگر دونوں باتیں مان لیجائیں تو اور اچھا ہے یعنی دنبہ بہشتی بجائے خود بھی ایک عظیم قربانی تھی۔ اور یہ رسم بھی

قربانی اور عکس یادگار بعض عظیم یادگار ہے۔

ایک با اعتقاد مسلمان کو تو کسی حکم شرعی پر چون و چرا ہو ہی نہیں سکتی لیکن چونکہ رسم قربانی پر ہمیں بہت تفصیل سے گفتگو کرنا ہے اسواسطے ہم نے اصل بنا کو جو اظہر کیا ہے تاکہ جو لوگ محض اپنے خیالات پر جان دیتے اور قوموں کے عروج و زوال عادات و اطوار کے متعلق بحث کرکے مذہب کی بنیاد قائم کرتے ہیں وہ دیکھ لیں اور دکھا جائیں کہ محض گوشت کھانے کے لئے یہ رسم مقرر نہیں کی گئی ہے۔

اور چونکہ ذبح اسمعیل کا قصہ اس بیان میں تاکید کے طور پر آگیا ہے لہذا ہم وہاں اس تصویر کے ان واقعات کو ذہن نشین کرنا چاہتے ہیں جنپر ایک مخالف اعتراض اور نا واقف مسلمان شبہ کر سکتا ہے۔ وہ واقعات جنپر اعتراض کی گنجائش ہے یہ ہیں۔

(۱) خدا کا حضرت ابراہیم کو ذبح فرزند کا حکم دینا۔

(۲) حضرت ابراہیم کا خواب پر اعتقاد کرنا اور لڑکے کے ذبح کو تیار ہو جانا۔

(۳) شیطان کا اگر وسوسانداز ہونا۔

(۴) حضرت اسمعیل کی گردن میں آرہ ہو جانا یا گردن کٹ کر پھر درست ہو جانا۔

(۵) چھری کا گردن اسمعیل پر کام نہ کرنا اور حضرت ابراہیم سے کلام کرنا۔ (۶) دنبہ کا بہشت سے آکر ذبح کیا جانا۔

پہلے اور دوسرے اعتراض میں ایک خاص پہلو یہ نکلتا ہے کہ جب تک اس حکم کے اسرار و غوامض پر نظر نہ کی جائے اور مذہبی مراسم کو صرف فلسفہ تمدن و معاشرت ہی کی رو سے دیکھا جائے تو بادی النظر میں ایک جماعت کی زبان سے تو یہ کہہ دیا جائیگا کہ حضرت ابراہیم کا فعل وحشیانہ تھا اور جس مذہب میں انسانی قربانی حکم الہی کہی جاتی ہو وہ بالکل ہی نا مہذب و وحشیانہ مذہب ہے۔ لیکن مذہبی ضروریات کو پیش نظر رکھنے اور خدا کے وجود کا اقرار کرنے کے بعد خالق و مخلوق کے تعلقات پر غور کرنے اور روحانی الطاف کے رموز پر نگاہ ڈالنے سے یہ شبہات قطعاً دور ہو جاتے ہیں۔

بعض حکایات ایسی ہیں جنکو بعض اسرائیلی روایتوں کے جابر مفسرین نے بلا تحقیق ذکر کر دیا ہے اور ان کو بیان قرآنی سے کوئی تعلق نہیں نہ انکی جوابدہی کا بار اسلام پر ہے لیکن چونکہ وہ عام طور پر مشہور ہو رہے ہیں اور لوگ انہیں کو صحیح سمجھتے ہیں لہذا ہم تمام شکوک کا جواب بالتفصیل لکھتے ہیں جس سے اس خیال کی واقعیت و اصلیت کا بھی کہ ایسے مراسم کو مذہبی حکم کہنا وحشیانہ حرکت یا مذہبی دیوانگی ہے خود ہی ناظرین فیصلہ کرینگے۔

پارہ دوم بقول سورہ البقرہ میں خدا نے مسلمانوں سے مخاطب ہو کر ارشاد فرمایا ہے۔ اور اے مسلمانوں ہم کسیقدر خوف و بھوک اور نقصان مالی و نقصان جان و نقصان ثمرات سے تمہاری آزمایش کرینگے۔ اور اے پیغمبر جو لوگ صبر کر سکتے ہیں اور جب ان پر کوئی مصیبت آپڑتی ہے تو کہتے ہیں کہ ہم تو خدا ہی کے ہیں اور ہمیں اسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے انہیں خوشخبری سنادو کہ یہی وہ لوگ ہیں جن پر انکے خدا کی رحمت کاملہ و مہربانی ہے۔

اور یہی ہدایت یافتہ ہیں۔ یہ شبہ ایک معیار ہے جس سے ایمان کی آزمایش کی جاتی ہے اور عقل سلیم بھی قبول کرتی ہے کہ ایسے ہی معیار سے انسان کے ایمان کی آزمایش کیجائے کیونکہ آدمی خود دنیا کے ضروریات میں اسباب و ذخائر پر گرویدہ رہتا ہے اور ایک چشم زدن کیلئے کوئی معمولی سے معمولی بات بھی اپنے خلاف مزاج ہونا پسند نہیں کرتا وہ ایسی آزمایشوں میں صابر ثابت قدم تب ہی رہیگا جب اسکو خدا کیطرف سے یہ درجہ ملیگا کہ ایسے ایسے مواقع میں اسکا دل اوسکے حکم قضا پر راضی رہنے دے۔

اسبارہ میں نہ صرف عقلی و قیاسی بلکہ نقلی شہادتیں بھی بکثرت موجود ہیں قرآن مجید کے علاوہ کتب مقدسہ میں تمام انبیا کے متعلق ایسے قصص و واقعات درج ہیں جن سے اس معیار کا جزو و کل بالضرور مطابق ہوتا ہے۔ اور حضرت ابراہیم کے لئے بقدر انبیاء ارض مقدس میں تمام ہوئے ہیں وہ سب آپ ہی کی اولاد میں تھے اس لئے آپ ابوالانبیاء ہیں اور نیز اسی باعث سے کہ آپ نے توحید الہٰی کی تعلیم دی تمام موحدین کے پیشوا ہیں لہذا مناسب تھا کہ آپ بھی آزمایش میں مبتلا کئے جاتے اور تمام قسم کی آزمایشیں آپ سے کی جائیں چنانچہ خوف و گرسنگی وغیرہ کی آزمایشوں میں بھی آپ مختلف اوقات میں مبتلا کئے گئے لیکن جان و ثمرات یعنے اولاد کے نقصان میں آپکی آزمایش سخت اس سے قبل نہیں ہوئی تھی واقعہ نمرود خوف و نقص جان سے ضرور متعلق تھا مگر فقط آگ میں جلنے سے پہلے کا اختلاف ہی جو کچھ تھا وہ تھا آگ کا تو کوئی عمل ہی آپ پر نہیں ہوا۔ علاوہ ازیں کسی قوم سے آپکو جہاد کا بھی اتفاق نہیں ہوا کہ سینہ پر تیر کھاتے۔ لہذا خداوند پاک کا یہ حکم فرمانا کہ تم اپنے فرزند کو میرے واسطے قربانی کرو محض ایک آزمایشی حکم تھا اگر حضرت ابراہیم کی یہ عام تعلیم اور دوامی فعل ہوتا تو البتہ اسکو وحشیانہ دیوانگی کا خیال کر سکتے تھے۔

بلکہ جب ہم اس قصہ کے ان تفصیل پر غور کرتے ہیں جو ہمیں احادیث سے ملی ہے تو معلوم ہوتا ہے کہ حضرت ابراہیم نے پہلی اور دوسری دور تو کچھ خواب دیکھکر صبح کو کچھ اونٹ قربانی کئے تھے۔ گویا اسطرح اس بات کا ثبوت دیا کہ وہ جانی قربانی کے خیال کو انسانیت و تہذیب کے خلاف سمجھتے تھے اور گو شبہت خیر ہونے کے ان کا خواب نبیا اقسام وحی کے تھا تاہم انہوں نے غالباً یہ خیال فرمایا کہ خدا کی معرفت کے رموز فرعون جیسوں اور نمرود تعلق با سوسی کی حکومت سے عجب نہیں کہ بعض خیالات کو خواب کی صورت میں پیش کیا جائے اور اسی وجہ سے وہ دو دو شب خواب کی تعمیل اونٹوں کی قربانی سے کی مگر جب باوجود ان سب قربانیوں کے بھی خواب بند نہ ہوا اور تیسری تاریخ کی رات کو صریح الفاظ میں لڑکے کی قربانی کا حکم دیا گیا تب دسویں تاریخ کو ذبح اسمعیل کا عزم کیا۔

بعض لوگوں نے آیہ و لنبلونکم میں ثمرات سے مراد کھیتی باڑی لی ہے اور بعض لوگوں نے انفس میں اولاد کو بھی شامل کر لیا ہے لیکن ہمارے نزدیک جن لوگوں نے ثمرات سے اولاد کو مراد لیا ہے انکا ذہن نہایت درجہ کی بلاغت کی طرف منتقل ہوا ہے کیونکہ نقصان مالی کھیتی باڑی سبکو شامل ہے مگر بعض باغیوں کا ذکر کرنے سے اولاد جو سب سے شیریں اور عزیز میوہ اور دیگر ثمر زندگی ہے اور اسکا علیحدہ اور خصوصیت سے بیان کرنا زیادہ مناسب معلوم ہوتا ہے اور قصہ ذبح اسمعیل میں ان بلاؤ اور بلیس سے بھی اسی قرینہ کی تائید ہوتی ہے اس تقریر سے یہ شبہ بھی رفع ہو جاتا ہے کہ حضرت ابراہیم کی آزمایش خود اپنی جان پر کیوں نہ کیگئی یا یہ کہ آپ سے وہ لوگ افضل ہیں جو معرکہ جنگ میں جا کر اپنی جانوں کی قربانیاں راہ خدا میں کرتے ہیں۔ کیونکہ ہر چند مقاتلہ میں شریک ہونا وہ بھی بجائے خود ایک عظیم اور جانبازی کی بات تھی تاہم اصول تمدن سے جنگ جدال کو ایک روزمرہ کی عادت بنا دیا ہے۔ نیز اولاد سے بھی زیادہ عزیز نہیں کہ خواہ مخواہ ہم بھی مارے جائینگے اور ہجوم عام و جوش و شمول سے حضرت آدم آدمی کا خیال قوت و شجاعت کو حرکت دیتا ہے اسلئے اس سرفروشی کو حضرت ابراہیم کے ساتھ کوئی نسبت ہی نہیں رہ جاتی کیونکہ آپ بلا ارادہ اس کام کے لئے مستعد ہوئے تھے اور انہیں اسمعیل کی جان کا ضرر یقینی اور قطعی تھا۔ اور خصوصاً تو اسی سے ظاہر ہے کہ منیٰ کے میدان میں جو مکہ سے کئی میل دور اور آبادی سے علیحدہ تھے اس حکم کی تعمیل شروع کی گئی۔

جن لوگوں کو خدا نے ذرا بھی عقل دی ہے اور ماں باپ کے تعلقات محبت سے نا آشنا نہیں ہیں خصوصاً جنہوں نے مفارقت اولاد کی مصائب جھیلی ہیں وہ بخوبی اندازہ کر سکتے ہیں کہ حضرت ابراہیم کا امتحان کیسا سخت تھا۔ (باقی پھر)

# جمیع برادران اسلام کے نام کھلی چٹھی

ہر کارے کہ ہمت بستہ گردد — اگر خارے بود گلدستہ گردد

بخدمت معزز و محترم برادران اسلام ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ

آج ہی پہلا پرچہ النجم لکھنؤ جو کہ جیلری پرچہ دیکھا جسکے پڑھنے سے یک گونہ اطمینان ہوا کہ ایک ایسا اخبار ہے تو سہی جسکے ذریعہ سے اپنے اسلامی بھائی بندوں میں اگر کوئی کسی معاملہ کی اپیل کرنا چاہے تو ہو سکتی ہے ۔ ورنہ جہانتک دیکھنے پاسنے میں مجھے ہمیشہ اپنے آریہ سماجی پرچے یا کتابیں پمفلٹ ایک دوسرے کے ساتھ ہمدردی کرتے ہوئے اور قومی مفاد پر مبنی نظر آئے ہمارے ذی ثروت انجمن اسلام میں ایسے مولانا مولوی عبد الشکور صاحب جیسے رفاہ قوم موجود ہیں جنہوں نے خاص قوم کی بہتری کے لئے اس اسلامی اخبار کے شیوع کی تکلیف فرمائی ۔ اسلئے مولانا صاحب موصوف سے درخواست ہے کہ وہ ہمارے بھائی اہل اسلام کی خدمت میں اس امر کو گوش گذار فرمادیں کہ ایک ایسا جانسوز ... سے جاتا ہے اگر کوئی صاحب اسوقت اس موقع کو ہاتھ سے نہ جانے دیں ۔ تو ... کہ میرے ایک شفیق بدل رفیق جو سید السادات العظام سے نسبی سید ہیں ۔ اور دنیاوی ثروت بھی ہیں ۔ انکو گریجوئٹ ... ۔ مالدار ہو ... جنکی وجہ سے کسی فرانیشن سے جو کہ آریہ سماج کا پرچار ہی ہے ۔ یہ بات بتلائی ہے کہ آپ اگر آریہ سماج میں داخل ہو جاویں تو تمکو ایک بہت ہی خوبصورت خوب سیرت پڑھی لکھی لیڈی سے ہم شادی کرا سکتے ہیں اور اوس لیڈی کو بھی انکو دکھا دیا گیا ہے ۔ مگر میرے اون دوست صادق نے ایک یہ وجہ بیان کی ہے کہ اگر کوئی معزز خاندان ... لڑکی مجھے اہل اسلام میں مل سکے تو میں ہرگز اوس آریہ لیڈی کو اپنے خاندان میں نہیں کر سکتا ۔ مگر وہاں کے بعض لوگ اس کوشش میں ہیں کہ کوئی ترکیب کر کے پھندا ان کے گلے میں پھنسا دیں ۔ حالانکہ یہ کارروائی اندرونی دلچسپانہ طور پر چل رہی تھی مگر مجھ کو انکے اہل رہو جانے سے پہلے اپنے شفیق کرم کو اپنا راستہ دی ۔ اور ... کہ وہ میری ناقص رائے درجہ ... کو پہونچی ۔ وہ یہ کہ یہ سید صاحب جنکی عمر اسوقت ۲۴ سال ہے اور ایک سو جانشین روپیہ کے ملکانے کے متعہد ہیں ۔ والد صاحب مرحوم مغفور خود جاگیردار اور ... کے گورنمنٹ آف انڈیا کے بڑے خیر خواہ تھے جسکو ... وغیرہ پر گورنمنٹ ... فرمائی ہے ... اسکے تک انکی تعلیم ہے ۔ رائل ... سوسائٹی کے آپ ممبر ہیں ۔ گورے چٹے کاٹھی جوان ہیں ۔ اس لیڈی کی تحریک کو چھوڑ کر ایک شادی اپنی کسی اچھی گھر کے خاندانی خاتون سے کر لیں ۔ اور وہ لڑکی حسینہ جمیلہ ہو جسکی بابت اگر دستور ہو تو اوسکے والدین کو بطور رسم کے جسقدر روپیہ وہ واجب طور پر چاہیں دلا دیا جاوے ۔ لڑکی کا شکیل اور منتظم مزاج ہونا شرط ہے شکر ہے کہ میری یہ درخواست سید صاحب نے اب منظور فرمائی ہے ۔ اسوقت کوئی صاحب اس کار خیر میں میرا ہاتھ بٹائیں گے ۔ تو گویا کہ اہل اسلام کی دستگیری فرمائینگے ۔ اور دو گمشتہ ہوتے کو بحر عمیق سے بچائیں گے اور اس حسنات باطنی کا ثواب دنیا اور عقبیٰ دونوں میں پائینگے ۔ فقط

جن صاحب کو انکے متعلق خط و کتابت کرنی ہو وہ صاحب مندرجہ ذیل پتہ سے خادم کو ممنون فرماویں ۔

نیاز مند خادم القوم ۔

قاضی عبد الحکیم شارق ۔ ... زنانی ڈیوڑھی سرکار دربار ...
... محلہ جوبلی پال ۔ جودھپور مارواڑ ۔

میں نے اس مضمون کو اپنے خاص فرمان النجم کے ایک نمبر ... کی خاطر سے درج اخبار کیا ہے ۔ اب چونکہ یہ درج اخبار ہو الہٰذا مجھپر فرض ہو گیا کہ میں اپنی رائے ناقص بھی ظاہر کروں میں زیادہ طول نہ دونگا صرف دو باتیں کہنا ہیں ۔

(۱) اس قسم کے تحریرات اور اخباری اشتہارات کو شادی بیاہ کے معاملات کا طے کرنا ابتک ہندوستانی شرفا میں رائج نہیں ہے بلکہ وہ اسکو معیوب سمجھتے ہیں لہٰذا کامیابی کی امید کم ہے اور اسی قسم کے اشتہارات اگر خدا نخواستہ عورتوں کی طرف سے بھی شائع ہونے لگے تو ایک بہت بری رسم قبیح کا افتتاح ہو جائیگا جو حیا و شرم کے بالکل منافی ہوگی ۔

(۲) جن صاحب کی کاربرآری کے لئے اس مضمون میں لکھا گیا ہے انکی حالت مذکورہ پہلے نہایت افسوس معلوم ہوتا ہے اسلام جیسے مقدس اور پاک مذہب کو وہ ایک عورت کیلئے ترک کرنا چاہتے ہیں اور اسلام پر قائم رہنے کے لئے دو شرط کرتے ہیں کہ کسی خوبصورت عورت سے انکا نکاح کر دیا جائے معلوم ہوا کہ انکے دلمیں اسلام کی بنیاد مستحکم نہیں ہے اور وہ اب بھی مسلمان برائے نام ہیں انکی نظر میں اسلام کی عزت ایک دنیا کی عورت سے بھی کم ہے ۔ وہ اسلام کو ذلیل بنا کر اختیار کرنا چاہتے ہیں ۔ ورنہ وہ اس آسانی سے اسلام کے ترک پر ہرگز آمادہ نہ ہو جاتے ۔ ایک وہ زمانہ تھا کہ جان کا مال کا آبرو کا عورت کا عزیز و اقارب کا ساتھ چھوڑ دیتے تھے مگر اسلام سے منہ نہ موڑتے تھے کفار نے مسلمانوں کو جیسی جیسی تکلیفیں دیں ایک زمانہ جانتا ہے بعض اسلام ہی کے لئے اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان تکالیف کو برداشت کیا اور اسلام پر اپنی جان مال عزت آبرو زن و فرزند سب کو قربان کر دیا ۔ یہ ہیں اسلام اور یہ ہیں مسلمان ۔

میں نہایت بے اختیاری سے اس بات کو کہتا ہوں کہ صاحب موصوف کی اس حالت کو معلوم کر کے مجھے سخت رنج ہوا کہ بار خدایا اسلام کی اب یہ عزت رہگئی ہے کہ لوگ اسکا رتبہ ایک عورت سے کم سمجھتے ہیں ۔ اور اسکو عورت سے تحصیل میں اختیار کرنا چاہتے ہیں ۔ انا للہ وانا الیہ راجعون ۔

میرے نزدیک انکو کسیطرح سمجھانا چاہئے اور انکو انکی اس غلط کاری پر متنبہ کرنا چاہئے ۔ اگر وہ سمجھ جائیں تو خیر ورنہ اسلام کو ایسے لوگوں کی ذرہ برابر پروا نہیں ہے ۔ ان تکفروا انتم ومن فی الارض جمیعا فان اللہ غنی حمید ۔ ترجمہ اگر تم اور (بلکہ) تمام دنیا کے لوگ کافر ہو جائیں تو (اللہ کا کچھ بھی نقصان نہیں) اللہ بے پروا اور ستودہ ہے ۔

یہ خدا کا بہت بڑا احسان ہے جو اسنے ہم کو اسلام جیسے پاکیزہ مذہب میں پیدا فرمایا اگر ہم اسکی قدر نہ کریں بلکہ اور اسکا احسان خدا پر رکھیں تو ہماری نہایت اعلیٰ درجہ کی سفاہت ہے ۔ ہم چاہیں بت پرستی کرنے لگیں چاہے یہودی ہو جائیں چاہے نصرانی ہو جائیں اسلام کا کیا نقصان ہے حاشا ثم حاشا ہرگز کچھ بھی نقصان نہیں ۔ اللہ سب لوگوں کو عقل سلیم عنایت فرمائے ۔ آمین ۔

ناچیز مدیر النجم

فیض آباد میں اندنوں کچھ جلسے ہوئے جنمیں حضرت فاروق اعظم امیر المومنین عمر رضی اللہ عنہ کے فضائل اور انکی شہادت کے حالات بیان کئے گئے خاص مقام جلال پور ضلع فیض آباد میں بھی ایک مجلس ہوئی جناب مولوی عبد الحکیم صاحب و مولوی سید شاہ سلیمان اشرف صاحب کی ... کو بہت مسرور کیا اس مجلس کا اثر عام طور پر بیان کیا جاتا ہے کہ بہت ہی اچھا رہا ۔

لکھنؤ میں بھی اس سال حسب معمول سالگزشتہ حضرات خلفائے راشدین کے فضائل ومناقب کے بیان کرنے کے لئے مجالس کی گئیں ۔ یہ مجالس نہایت مہذب اور شائستہ اور علمی مضامین سے آراستہ تھیں ۔ کسی مخالف سے خطاب نہ تھا صرف بیان فضائل مقصود تھا ... کو گیا ۔

# اسلامی خبرین

**ٹرکی** و ایران مین جو تجارتی معاہدہ ہوا ہے بہت سی ضروری دفعات کل او سپاس ہو چکی ہین اور جو باقی ہین اب انشاءاللہ بہت جلد طے ہو جاینگی۔ مرزا رضا خان معاہدہ کے لئے ایران سے قسطنطنیہ گئے ہین۔

**بوسینہ** کے مسلمانون نے حجاز ریلوے لائن کی امداد کیلئے ایک عام اسلامی جلسہ کیا جسمین ۱۰ ہزار اشرفیان جو چندہ مذکور کو بھیجے گئے۔ اور آیندہ وصول چندہ کے لئے ایک مستقل کمیٹی قائم کی ہے۔

**روسی** علاقہ حاجی ترخان مین مسلمانون نے اپنی ایک اسلامی انجمن قائم کی جس سے غرض یہ ہے کہ مسلمانون کی سیاسی و اخلاقی اور مذہبی ضرورتون کو پورا کرنے کی تدابیر اور تدابیر کے تکمیل کے وسائل نکالے۔ فی الحال انجمن مذکور نے چندہ کر کے سعادت نام ایک ہائی سکول کھولا ہے جسمین عام تعلیم کے ساتھ زراعتی تعلیم بھی ہو گی۔ اور مذہبی بھی انجمن مذکور کا ارادہ ہے کہ جا بجا اسلامی کتب خانے بھی قائم کرے۔

اسی طرح اوفا کے مسلمانون نے بھی ایک انجمن قائم کی ہے اور تہذیب الاخلاق اوسکی غرض ٹھہرائی ہے۔ مسکرات بیچنے والون کو فی الحال اپنے یہان سے نکال دیا ہے اور آیندہ کتب خانے کھولنے کا ارادہ رکھتے ہین۔

سرلی علاقہ مین حاجی محمد ظریف ایک مشہور مالدار روسی مسلمان نے ذات خاص کی صرف سے ایک مدرسہ کھولا ہے جسمین مذہبی تعلیم لازم ہو گی۔ پیٹر پول کے مسلمانون نے بھی ایک اسلامی انجمن قائم کر کے خانہ بدوش مسلمانون مین تعلیم پھیلانے کا بیڑا اٹھایا ہے۔ اللہ تعالے انکے ارادون مین برکت دے۔

**ٹرکی** مین یہ قانون پاس ہو گیا ہے کہ اجنبی اور ملکی کمپنیون کے ہر قسم کے مقدمات عثمانی محکمون مین پیش ہو کر فیصل ہوا کرینگے۔

**جلالتمآب** حضرت سلطان اعظم نے شرکت محمودیہ علم عثمانی جہاز کمپنی کی اصلاح اور جدید جہازون کی خرید کی لئے ایک کمیٹی قائم کی ہے۔ جلالتمآب چاہتے ہین کہ عثمانی کمپنی کو اتنی ترقی کرے کہ عثمانی سمندرون مین بیرونی جہازون کی جو ٹن اور کسی غیر کی احتیاج باقی نہ رہے۔

**قسطنطنیہ** مین کتب خانہ ایاز پاشا ایک پرانا کتب خانہ ہے جسمین نادر الوجود پرانی کتابین موجود ہین سر رشتہ تعلیم نے اپنے چند افسر اوس کی اصلاح اور عزیز الوجود کتابون کی حفاظت کا انتظام کرنے کے لیے مقرر کئے ہین۔

**امیر صاحب** نے حکم دیا ہے کہ آیندہ افغانستان کے اندر ڈاک کے ٹکٹون کی بجاسے صرف مختلف مالیت کی مہرین خطوط پر لگائی جایئن اس سے افغانی ٹکٹ اور بھی کمیاب اور زیادہ قیمتی ہو جاوینگے۔ آپنے یہ بھی فرمان نافذ کیا ہے کہ ہندوستان کے سرحدی علاقہ کا کوئی شخص اپنے علاقہ کے انگریز افسر کے پاسپورٹ (پروانہ راہداری) دکھائے بغیر افغانی قلمرو مین داخل نہ ہو گا۔ ملا سید اکبر تیراہی آفریدی کو جلال آباد جانیکو کہہ رہا ہے مگر وہ اسی حکم کی وجہ سے رک گئے ہین۔ جنرل غلام حیدر معتوب سپہ سالار اسمار بخت بیمار پڑا ہے۔ وادی کونار مین چکنی کی کاشت مین کامیابی ہوئی ہے جسپر امیر صاحب نے اسے خوب ترقی دینے کا حکم صادر فرمایا ہے۔ امیر صاحب وادی مذکور مین شکار کھیلنے گئے۔

**نهر سویز** پچاس سال کے بعد خالص مصر کی ملکیت ہو جائیگی اوسکے سرمایہ مین سے ۶ کروڑ ۲۰ لاکھ پونڈ کے مالک فرانسیسی ہین اور ۴ کروڑ ۴۰ لاکھ کے انگریز حصہ دارون کو ۵ فیصدی منافع مل رہا ہے۔

**لنگاہ** مین ایک جنوبی فارس کے ایک بندرگاہ مین ایک ہندو سوداگر چند ایرانی تجار کا روپیہ صرف کرنے کے جرم مین پکڑا گیا تھا۔ لیکن انگریزی ریزیڈنٹ نے ایک سکرات ایرانی حکام کے اغوا سے چھڑا لیا کہ ہم خود تحقیقات کرینگے اس پر عموما ایرانی بہت بگڑے ہین۔ اور کل الزام اپنی حکومت کو دے رہے ہین۔ کہ اگر وہ کوئی ضابطہ و نظام رکھتی ہوتی تو ماتحت افسر کیون ایسے حرکات کر سکتے جو بظاہر گو بہت ہی بے حقیقت دکھائی دین۔ لیکن سیاسی لحاظ سے سلطنت کے حق مین سم قاتل کا حکم رکھتی ہین۔

**ایرانی** سفیر مقیم لنڈن اس خبر کی تردید کرتا ہے کہ تبریز کے علما نے سپہ سے ڈر کر شاہ ایران نے پارلیمینٹ اور خاص عدالت کے قیام کو منظور کر لیا ہے۔ سفیر کا بیان ہے کہ وہان کوئی شورش یا سازش نہین ہوئی۔ علما کا باہم فساد ہوا تھا۔ چالیس پچاس نے قانون کی گرفت سے ڈر کر مزار شاہ عظیم مین پناہ لی۔ انکو حال مین معافی دیگئی۔ بس کل اصلیت اسیقدر ہے۔ رہی خاص عدالت اوس کا خود شاہ مظفر نے یورپ کے وقت سے خیال تھا۔ جسے وہ اب عمل مین لانے لگے ہین۔ یہ عدالت یورپی عدالتون کے نمونہ پر ہو گی۔

**اندور** مین عید کے دن چند فوجی سکھ سوارون اور تین راہگیر انگریزون مین تنازعہ ایک سپاہی جو سکھ کے اسپ نگار کے ہاتھی چلی۔ ایک گھوڑے کی ٹاپ فرنگی کے پاون پر آگئی اس سے بات بڑہی۔ دو انگریز زخمون سے اوسی دن مر گئے تیسرا اسپتال مین زیر علاج ہے۔

**ایک** انگریز سیاح حال مین ٹرکی کے صوبجات بوسنیہ و ہرزیگوینا کی کر رہا ہے جو شش ۱۸۷۸ سے آسٹریا کے قبضہ مین دیئے گئے ہین۔ وہان ایک مسلمانون کی خاصی آبادی ہے۔ یہ سیاح ان مسلمانون کی ہمت و دینداری کی بڑی تعریف کرتا ہے۔ اور لکھتا ہے کہ مساجد اور گرجا مین جا کر معلوم ہوتا ہے کہ اسلامی نماز مین کیسا خلوص اور سچا اظہار عبودیت ہے۔ اور عیسائی طریقہ پرستش کیسا نا گفتنی اور کھوکھلا ہے۔

**یعقوب** عیسائی پاشا ارطبہ نے درخواست کی ہے کہ بغداد و کربلا اور نجف اشرف کے مابین ریلوے لائن بنانے کا ٹھیکہ دیدیا جائے۔ باب عالی نے یہ درخواست محکمہ پبلک ورکس مین غور کرنے کے لئے بھیجی۔ جہان سے اوسکی اہمیت اور ضرورت پر غور کرنے کے بعد باب عالی کو بتایا گیا۔ کہ واقعی یہ ریلوے بہت جلد بنی چاہئے امید ہے کہ بعد قرارداد شروط جو درپیش ہین اس لائن کا کام شروع ہو جائے گا۔

**سکوٹو** کے ملک مین جو کہ جنوب مغربی افریقہ مین ایک بڑی سلطنت ہے اور حال مین انگریزی حلقہ اثر مین لائی گئی ہے ایک نیا مہدی پیدا ہو گیا ہے۔ اس نئے مہدی کے سرکوبی کے لئے انگریزی اور فرانسیسی ملی جلی فوج کی ایک مہم بھیجی گئی تھی ۲۲ ماہ گزشتہ کو سکوٹو کے شمال مین فرانسیسی علاقہ کی سرحد کے قریب اس مہم کی نئے مہدی سے سخت لڑائی ہوئی۔ مہدی کے پیروون نے اس مہم کے ساتھ کی ایک کمپنی کی کمپنی کو مع پانچ انگریز افسرون کے قتل کر ڈالا۔ ان افسرون مین لفٹننٹ اسکاٹ لفٹننٹ بلیکوٹا اور مسٹر ہلاری ریزیڈنٹ بھی شامل ہین۔ نئے مہدی کے پیرو کس بری طرح سے مسلح ہین۔ خیال کیا جاتا ہے کہ انھون نے اس مہم پر اچانک چھاپا مار کر یہ کامیابی حاصل کی ہے۔ بڑا افسوس ہے کہ ان مذہبی جوش والون نے ایک عظیم توپ بھی چھین کر اپنے کام مین کر لی اسی چھاپہ کی بدولت جو

جنرل لیوگارڈ گورنر نادرن نائجیریا نے اس تمام فوج کو واپس بلا لیا ہے جو نیوی کے علاقہ میں ایک ورباغی قوم کی سرکوبی کے لئے بھیجی گئی تھی۔ اسکے علاوہ لیگوس میں بھی فوج جمع کی جا رہی ہے۔ تین ہفتے کے اندر اندر ایک ہزار انگریزی فوج مقام کانو میں جمع ہو جائیگی۔ اسوقت یہ فوج صحرا کے ہیروؤں پر چڑھائی کرنے کے لئے روانہ ہوگی۔

## عشرہ محرم اور ہندو مسلمانوں کا اتحاد

انجمن امامیہ و مالکان آراضی موقع کربلا واقع گنج و حاجی ملنگ چک تالکٹورہ وغیرہ رشید باغ کے لکھنؤ میں سال گذشتہ سے بعض ممبران شیعہ نے متعلق انتظام عشرہ محرم و چہلم مقام کربلا صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر کی خدمت میں درخواست کر کے چند نئی دفعات کے نفاذ کا حکم حاصل کر لیا تھا جو دستور قدیم اور حکام سابقہ کے خلاف تھیں۔

اور جس سے عام سنی اور ہندو تعزیہ داروں کو تکلیف پہونچی اور انکے آرام و آسائش میں بہت ناگوار خلل آیا اور کسیقدر دخل بیجا ہیئت کو عام طور پر سب لوگوں کی طبیعتیں [illegible] انتظامات کے عادی اور خوگیر ہو رہی تھیں اور تمام ہندو مسلمان سنی شیعہ انکے پابند تھے جدید قیود نے ایک قسم کی ناراضگی پیدا کر دی [illegible] اور حضرت بخش یہ بات ہوئی کہ اسکا [illegible] بڑا جزو انجمن امامیہ کے ممبروں کے ہاتھ میں تھا جو سنیوں اور ہندوؤں کے حق میں بیجا مفید ثابت ہوا جسکا اس سال حسن اتفاق سے بوجہ اختلاف رویت ہلال کے دو عشرے ہوئے تھے اور شیعوں کا عشرہ ایک روز پیشتر ہو چکا تھا اور انکے تعزیئے بھی دفن ہو چکے تھے مگر پھر بھی سنیوں کے عشرے والے روز جو عام سنی اور ہندو [illegible] تعزیہ دیکھنے کی غرض سے گئے تھے [illegible] عدم واقفیت سے وکٹوریہ گنج کی سڑک سے چند قدم آگے بڑھ گئے تھے یا جو ناواقف راستے میں [illegible] بیٹھ گئے تھے یا جو دیہاتی اپنے گاؤں سے نکلے ماندے پانچ پانچ چھ چھ کوس سے آئے تھے کربلا میں بچھونا بستر لگا کر بیٹھ گئے یا جو لوگ اپنے ساتھ چھوٹے چھوٹے بچے لائے تھے اور انکو کھانا کھلانے بیٹھ گئے تھے انکی ممبران انجمن و مالکان اراضی کے ہاتھوں بہت بری گت بنائی گئی اور سخت ذلت سے اٹھا دیئے گئے۔

اور یہ سبب تھا عام ناراضگی کا کیونکہ ان دفعات کے تعلقہ کے واسطے شیعوں نے اپنے ہاتھوں میں قانون لیکر اوروں کی پابندی پر مجبور کر کے پبلک پر حکومت کرنا چاہی تھی اور نامناسب الفاظ سے انکی روک ٹوک کی تھی جس سے عام سنی اور ہندو بہت کشیدہ خاطر ہو گئے تھے اور سخت اندیشہ تھا کہ تمام شیعوں کی اس سخت گیری سے ایک فساد عظیم برپا ہو اور عام بلوا ہو جائے چونکہ اشتہار انجمن کی طرف سے تھا خیال تھا کہ آئندہ ڈپٹی کمشنر صاحب موافق دستور قدیم کے احکام نافذ فرمائینگے اور جدید دفعات کو منسوخ فرمائیں اور انجمن امامیہ کے ممبروں کی جو غلطی کو رو انداز کرینگے۔

لیکن سرکاری اشتہار کے بنا پر انتظام عشرہ محرم و چہلم و بست و ہفتم ماہ رمضان المبارک کے اشاعت پذیر ہونے سے عام لوگوں کے خیال میں یہ بات جم گئی کہ اس سال بھی مثل سال گذشتہ کے ہمارے ساتھ برتاؤ کیا جائے گا۔
اور اراکین انجمن کی روک ٹوک باعث زحمت ہوگی تمام دل میں گذشتہ مصیبتوں کی تصویر کھنچ گئی چونکہ سنیوں میں حکام رس لائق انگریزی داں نہیں ہیں جو اس تکلیف کو گوش گذار کرتے اور دفعات کے مضر پہلو پر توجہ دلاتے۔
لہذا اسی سال اس جھگڑے کے فرو کرنے کے واسطے [illegible] کے ناظر کی طرف سے صاحب ڈپٹی کمشنر صاحب بہادر سے درخواست کی گئی کہ یا تو دستور قدیم کے موافق کربلا کا انتظام کیا جائے یا کوئی دوسری جگہ تعزیئے دفن کرنے کے واسطے دیجائے۔
عدالت نے محض اپنی انصاف پروری سے اجازت دیدی کہ تم اپنی کربلا [illegible] سے باہر جا سکتے ہو اور اپنے تعزیئے دفن کر سکتے ہو یہ حکم [illegible] روز عاشورہ حاصل کیا گیا چونکہ اسکی خبر دو روز پیشتر سے شہر میں اڑ رہی تھی [illegible] غالب تھا کہ سنیوں کو دوسری کربلا کی اجازت ملی اور تمام خلقت گوش برآواز تھی۔ تمام سنیوں اور ہندوؤں نے اتفاق کر کے اس امر کو پسند کیا اور تمام ہندو اور سنیوں کے تعزیئے اس جدید کربلا میں دفن ہوئے جو شہر سے دو کوس کے فاصلے پر [illegible] کے قریب ہے [illegible] نام سے مشہور ہے [illegible] وقتاً فوقتاً جمع ہو گیا تمام سودے [illegible] ہجوم تھا [illegible] ہندو و سنیوں کی [illegible] دلیل ہے اتفاق کی کہ گو وہاں پولیس کا کوئی انتظام نہ تھا مگر کوئی

امر خلاف انتظام پیش نہیں آیا ہندو مسلمان ایک دوسرے سے بھائیوں کی طرح پیش آتے تھے اور سب ایک جان اور یکدل ہو رہے تھے۔
راستے میں جن ہندو اور مسلمان دکانداروں کی دکانیں تھیں سب نے باتفاق [illegible] کے آرام کے واسطے فرش کر دیا اور [illegible] چارپائیاں بچھا دی تھیں اور حقہ پان سگرٹ سے خاطر کی [illegible] ہندو اور مسلمانوں کے اور مسلمان ہندوؤں کے مہمان نظر آتے تھے جس جس صنعت کے تعزیئے سنی اور ہندو کے دکھائی دیئے اون سے دیسی صنائع کو بہت کچھ [illegible] زندہ [illegible] کام کے گنگا جمنی تعزیئے چھوٹے اور بڑے [illegible] تعزیئے [illegible] تعزیئے سفید کپڑے کے تعزیئے [illegible] کے تعزیئے مٹی کی روغنی [illegible] ابرق اور [illegible] کے تعزیئے [illegible] کے تعزیئے روئی کے تعزیئے بالو کے [illegible] کے تعزیئے [illegible] چٹائی کے تعزیئے [illegible] کا تعزیہ [illegible] لکھنؤ کی دیسی صنعت زبان حال سے پکار پکار کر کہہ رہی تھی کہ میں ابھی بدستور سابق موجود ہوں اور مجھکو لکھنؤ کے ہندو مسلمان دستکار پھر زندہ کر سکتے ہیں اور میری مضبوطی اور پائداری دل پر نقش ہے [illegible] کہ ہندو مسلمان میں اتحاد کا ایک عمدہ موقع نکل آیا اور خدا سے امید ہے کہ ہمیشہ قائم رہے۔
دوسری بات یہ بھی معلوم ہو گئی کہ لکھنؤ کے ہندو مسلمان دیسی صنعت کو اگر ترقی دینا چاہیں تو دے سکتے ہیں کیونکہ انکے طبائع اسکے لئے موضوع ہیں اور وہ تعزیوں کے مختلف نمونوں سے ظاہر ہو گیا کیونکہ بعض تعزیئے ایسے بھی تھے جنکو دس آدمیوں نے سال بھر میں تیار کیا تھا اور جو سوائے لکھنؤ کے اور کہیں نہیں بن سکتے تھے۔
اب ہم خدا سے دعا کرتے ہیں کہ ہمارے شیعی بھائی بھی دل آزاری اور بیجا حکومت کے خراب مادہ کو اپنے دماغ سے نکال ڈالیں۔
کیونکہ [illegible] تمام دنیا کے سنیوں اور ہندوؤں سے [illegible] کر لیا اور [illegible] کوئی قانون انکی ہمدردی نہیں کر سکتا۔
سنی [illegible] بھی اپنی پرانی روش کو چھوڑ کر رفتار زمانہ اختیار کریں اور تمام بنی نوع انسان کے ساتھ ہمدردی سے پیش آئیں۔
آخر میں ہم اپنے عادل منصف مزاج عدالت گستر صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر کا شکریہ ادا کرتے ہیں جنہوں نے محض رعیت نوازی کے خیال سے غریب سنیوں اور ہندوؤں کی تکلیف پر خیال کر کے ان کے امن و آسائش کو مد نظر خاطر رکھا۔
اور [illegible] کو صدر انجمن امامیہ کے خطرناک تعدی [illegible] ہوا سے بال بال بچا لیا اور اسطرح ایک مشتعل آتش کو فرو کر دیا۔ مخبر
[illegible]

# تحقیق المسائل الاربعین
## فی
# تقلید الائمۃ المجتہدین ۵

یہ لاجواب کتاب بیان اردو عام فہم تقلید مقلدین کی تائید میں [illegible] جس میں [illegible] علاوہ [illegible] تحقیق فیما الاجماع و قیاس کا حجت شرعی ہونا اجماع کی تعریف اور اسکے اقسام

اربعہ سے تقلید کی وجوب [illegible] حنفی [illegible] ترجیح چاروں مذہبون [illegible] جواب [illegible] مطلق تقلید [illegible] قرآن و احادیث صحیحہ و آثار صحابہ و اقوال علماء و فقہا وغیرہ سے ثبوت مسئلہ معرکۃ الآرا تقلید شخصی کا دلائل قویہ سے مع جواب مخالفین کے تقریباً پچاس اعتراضات کے شافی جواب اور جو جالیس [illegible] سوالات کا جواب لکھنے پر موقوف ہو [illegible] ایک رسالہ فتح المنان [illegible] حقیقت [illegible] بعد [illegible] نہایت تحقیق سے مثل آئینہ صاف [illegible] مضمون [illegible] ہندوستان کے [illegible] علمائے [illegible] [illegible] دلائل و جدت [illegible] مضامین پڑھنے سے [illegible] امر حق کو نہایت [illegible] ہوگا [illegible] لطف یہ کہ [illegible] رسالہ کے [illegible] و حدیث کے بابت نہایت لطیف و بے نظیر بحث ہے برادران اسلام اس تحفہ نایاب کی طرف جلد توجہ فرمائیں ورنہ طبع ثانی کا انتظار کرنا پڑیگا خوشخط کاغذ عمدہ حجم [illegible]
قیمت بغرض عام صرف ... ... ... [illegible]

المشتہر
فتح محمد خان عفا اللہ عنہ مقیم تحصیل [illegible] ضلع بستی

# الدر المکنون
## فی
# بحث الطاعون

اس کتاب کا نام اسکے مضامین کی اجمالی فہرست ہے [illegible] زمانے میں جبکہ تمام اطراف ہند اس مہلک مرض طاعون کے اثر سے مجروح ہو رہے ہیں ایسی نفع رساں کتاب کی سخت ضرورت تھی الحمد للہ کہ اس ضرورت کو جناب مولانا حافظ الحاج مولوی محمد عبد الحمید صاحب فرنگی محلی نے اچھی طرح پورا [illegible] کتاب [illegible] جس میں [illegible] جانچ [illegible] اپنے علاوہ [illegible] قیمت [illegible] کارخانہ [illegible] سے مل سکتی ہے

# ترجمہ اسد الغابہ جلد اول

خدا کی عنایت سے پورا ہوگیا جسمین نہایت جامعیت و اختصار کیساتھ آنحضرت علیہ الصلوۃ والسلام کے ذکر مبارک کے بعد [illegible] صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم کا مبارک تذکرہ کیا گیا ہے بہت تھوڑی سی جلدیں ہمارے پاس باقی ہیں قیمت فیجلد عامر [illegible] ہوگی ہم شائقین جلد اس طرف توجہ کر کے [illegible] کریں پانچ روپیہ صرف [illegible] مل سکتا ہے مگر ایسے نایاب جواہرات [illegible] ملتے

# شیعہ سنی کا مناظرہ حصہ اول

جو سالگذشتہ انجمن کے ساتھ میں شایع ہوا نہایت دلچسپ لطیف عبارت تہذیب و متانت میں بھی اپنا آپ ہی نظیر علمی تحقیقات اور نہایت ضروری معلومات کا خزانہ قیمت [illegible]

# مطرقۃ الکرامہ

جناب عمدۃ المتکلمین مولانا خلیل احمد صاحب سہارنپوری کی تصنیف شیعہ مین [illegible] کی مشکلات [illegible] وجہ کیا چھاپہ [illegible]

# آیات بینات حصہ فدک

حق یہ ہے کہ اس جلد میں نواب محسن الملک مولوی مہدی علیخان صاحب (احسن اللہ عاقبۃ وحسن نمائہ آخرتہ) نے اپنی قابلیت و کوشش کا جوہر دکھادیا ہے بحث فدک کی تکمیل کے علاوہ ایک نئی تحقیق کے انداز سے انہوں نے عوام کو بھی واقف کر دیا خدا انکی یہ محنت قبول فرمائے قیمت ۲ غایت خاص [illegible]

**آئینہ اسلام** یہ رسالہ ہمارے مکرم جناب مولوی محمد عبد الحکیم صاحب کی تالیف ہے۔ اس رسالہ میں ان ستر سوالات کے جواب ہیں جو ضلع فیض آباد [illegible] ایک شیعی نے عقدہ لاینحل سمجھکر پیش کیے تھے یہ رسالہ صرف ان سوالات کا جواب ہی نہیں بلکہ مسئلہ خلافت کا قطعی فیصلہ ہے۔ قیمت [illegible] محصولڈاک [illegible] اور بہت سی اچھی اچھی کتابیں عمدۃ المطابع لکھنؤ سے طلب کیجیے

# قصہ عبد الرحیم ربعی

عاشق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جناب مولوی محمد عبد الواحد صاحب حنفی نقشبندی نے تالیف فرمایا ہے عجب پر درد قصہ ہے طرز بیان نہایت سوزناک اور عشق آمیز ہے قیمت ۴
شائقین اس پتہ سے طلب فرمائیں
شہر شاہجہانپور محلہ بارہ دری مکان جناب محمد حسین خانصاحب رئیس محلہ۔ بخدمت شریف مولوی عبد الواحد صاحب



[illegible] مطبع [illegible] مولوی محمد عبد الشکور مالک و ایڈیٹر کے [illegible] شائع ہوا۔